Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | یکم محرم ۱۳۹۲ھ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۱ہش ۱۷ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۳۹

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلح موعودؓ کی بشارت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونے والے الہامی الفاظ

"قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا، وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ۱۵ تبلیغ کو چھ بجے شام بذریعہ کار معہ اہل بیت بخیریت اسلام آباد سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میرے والد صاحب محترم کا بخار تو اتر گیا ہے لیکن کمزوری بے حد ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد رفیق (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

فجی سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج فجی مشن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہاں کی ایک احمدی خاتون محترمہ سلیمہ دین صاحبہ سخت بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر)

مالی قربانیوں کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:-

"بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نصِ صریح ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۷۵)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں حصہ لینے والے مخلصین سے گذارش ہے کہ وہ حضرت اقدس کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی قربانی کا معیار قائم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ۔ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی بے انداز عظمت و اہمیت

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآنِ مجید کی حقانیت کے ایک نہایت ہی درخشندہ و تابندہ نشان کی حیثیت سے بے انداز عظمت و اہمیت اور غیر معمولی وسعت کی حامل ہے۔ اس کی عظمت و اہمیت اور وسعت کا اندازہ اُن عظیم الشان مقاصد اور نتائج و ثمرات سے لگایا جا سکتا ہے جن کے پیشِ نظر اللہ تعالےٰ نے اپنے الہامِ خاص کے ذریعہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کرائی۔ وہ عظیم الشان مقاصد اور نتائج و ثمرات خود پیشگوئی کے الہامی الفاظ کی رُو سے یہ ہیں:-

"تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

ان عظیم الشان مقاصد کو پورا کرنے اور ان انقلاب انگیز نتائج و ثمرات کو منصۂ شہود پر لانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے بے انداز عظمت و اہمیت اور غیر معمولی وسعت کی حامل اِس پیشگوئی کے ذریعہ:-

اوّل تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان صفات والے اولوالعزم فرزند کی ولادت، اُس فرزندِ موعود کے عالمگیر بنیادوں پر انجام پانے والے محیر العقول کارناموں اور اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی نہایت مستحکم بنیاد کے قیام کی بشارت دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس فرزندِ موعود کو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان، فضل اور احسان کا نشان اور فتح و ظفر کی کلید قرار دیتے ہوئے اسکی عظیم الشان صفات اور اسکے کارناموں کے متعلق فرمایا:-

"وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم، اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے)۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل و الآخر، مظہر الحق و العلاء کانّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے، اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا، وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا۔"

دوسرے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں یہ بشارت بھی دی کہ یہ پیشگوئی عظیم الشان صفات والے اولوالعزم فرزند موعود یعنی مصلح موعود کے ظہور اور اس کے انقلاب انگیز کارناموں کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی نہایت مستحکم بنیاد کے قیام تک ہی محدود نہیں رہیگی بلکہ فرزند موعود کے اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے بعد بھی یہ آپ کی ذریّت و نسل میں قیامت تک جاری رہے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرونگا اور خواتین مبارکہ میں سے جن میں سے بعض کو تو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریّت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی... تیری ذریّت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔"

تیسرے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی پیشگوئی میں یہ بشارت بھی دی کہ صرف آپ کی ذرّیت و نسل ہی نہیں دنیا میں پھولے پھلے اور پھیلے گی بلکہ آپ کے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھے گا۔ چنانچہ فرمایا:-

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اُس دوسرے گروہ پر تا بروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔"

چوتھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی پیشگوئی میں یہ بشارت بھی دی کہ آپ کے اولوالعزم فرزند موعود کے ذریعہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کی جو نہایت مستحکم بنیاد پڑے گی آپ کی قیامت تک منقطع نہ ہونے بلکہ ہمیشہ سرسبز رہنے والی ذریّت و نسل نیز خالص اور دلی محبّوں کے گروہ کے بڑھنے کے نتیجہ میں اُس بنیاد پر نسلاً بعد نسلٍ غلبۂ اسلام کی فلک بوس عمارت تعمیر ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اور سربراہانِ مملکت بھی اِس میں آ داخل ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا:-

"خدا تیرے نام کو اُس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کریگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ..... وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

پیشگوئی میں سلسلہ وار دی جانے والی اِن چار عظیم الشان بشارتوں سے عیاں ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی بے انداز عظمت و اہمیت اور غیر معمولی وسعت اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

اوّل تو خدائی بشارتوں کے عین مطابق یہ پیشگوئی اپنے اصل اور حقیقی مصداق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں اپنی پوری علامات کے ساتھ نہایت عظمت و شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے اپنی خداداد ذہانت و فہم اور اُن علوم ظاہری و باطنی کی بدولت جن سے اللہ تعالےٰ نے آپ کو پُر کیا تھا، اور اپنے اُس نور کی بدولت جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا اپنی روح پرور تقاریر، خطبات، قرآنِ مجید کی عدیم النظیر تفاسیر اور حقائق و معارف سے پُر بیش قیمت تصانیف شائع کرا کے نیز مشرق و مغرب میں تبلیغی مشنوں کا جال پھیلا کر اور مختلف ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں مساجد تعمیر کرا کے اور دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر اور انہیں اقوامِ عالم تک پہنچا کر حق و صداقت کی اِس شان سے منادی کی کہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوئے بغیر نہ رہا اور دنیا نے مشاہدہ کیا کہ فی الواقعہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آگیا ہے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ رہا ہے۔ اِس طرح ان لوگوں کو جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملی اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوئی۔ پھر آپ نے اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے اقوام مشرق و غرب سے تعلق رکھنے والے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کیا اور اِسی طرح آپ لاکھوں اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے۔ قوموں نے آپ سے برکت پائی اور زمین کے کناروں تک آپ کی شہرت پھیلی اور پھیلتی چلی گئی۔

اب سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے وصال کے بعد پیشگوئی کے بعض دوسرے حصے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آئندہ نسلوں کی سرسبزی و شادابی اور حضورؑ کے خالص اور دلی محبّوں کے نفوس و اموال میں برکت اور ان کے ذریعہ ظاہر ہونے والی اسلام کی شان و شوکت سے تعلق رکھتے ہیں، برابر پورے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی موعودہ اولوالعزمی کے نتیجہ میں حسب بشارات غلبۂ اسلام کی جو نہایت درجہ مستحکم بنیاد پڑی ہے، خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں اُس پر غلبۂ اسلام کی موعودہ فلک بوس عمارت بڑی شان اور آب و تاب سے تعمیر ہو رہی ہے۔ جب اِس کی تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچے گی تو اسلام پورے کرۂ ارض پر محیط ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا اِس لئے کہ

ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکاتِ عالیہ

حضرت مصلح موعودؓ کے بعض غیر مطبوعہ پُر معارف ارشادات

تاریخِ احمدیت کا ایک پوشیدہ ورق

ملت کے فدائی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ان برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے جو رُوح القدس کے بلائے بولتے ہیں اور جن کے مقدس الفاظ و کلمات سے ربانی شوکت اور آسمانی قوت کا ایک پُرجلال رنگ ٹپکتا ہے کہ ان پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہونے والا ان اس دنیا میں ہی ایک نئی اور پاک زندگی حاصل کر لیتا ہے اور انوارِ الٰہیہ اس میں منعکس ہو جاتے ہیں۔

ذیل میں اسی خدا نما شخصیت کے بعض نہایت ایمان افروز اور غیر مطبوعہ فرمودات ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔ ان مبارک تحریرات کو تاریخِ احمدیت کے ایک پوشیدہ ورق سے تعبیر کیا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا۔

اے کاش! ہمیں ربِ رحیم سے بصیرت کی وہ آنکھیں نصیب ہو جائیں جو ان بیش بہا اور قیمتی لعل و جواہر کی قدر و قیمت کو پہچان سکیں۔ آمین

دوست محمد شاہد

احساسِ ذمہ داری اور ایمان کا حقیقی تصور

(۱۳ اخاء ۱۳۲۵ ہش۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء) مبلغین بلاد عربیہ کو ہدایت فرمائی کہ:

"مومن وہ ہے جو سمجھتا ہے کہ میری وہی ذمہ داری ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری تھی اور جو ایسی ذمہ داری نہیں سمجھتا وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔"

"اصل ایمان تو یہ ہے کہ انسان صرف خدا کو دیکھے۔ خدا کو دیکھنے کے یہ معنی ہیں کہ مخلوق کو نہ دیکھے نہ یہ کہ مخلوق کی خدمت اور ہمدردی نہ کرے۔ یہ تو خدا کے دیکھنے میں داخل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی اور کے خوش کرنے اور راضی کرنے کے لیے کام نہ کرے۔ اگر خدا کو دیکھنا چاہتا ہے تو دنیا کی طرف سے اندھا ہو جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا کو بھی دیکھے اور دنیا کو بھی دیکھے۔"

مطالبۂ احترام اسلامی نقطۂ نگاہ سے

"اسلامی اخلاقِ فاضلہ تو ایسے ہیں کہ وہ لوگ جن کے خاص احترام کا حکم اسلام نے دیا ہے اور جن کا احترام نہ کرنے سے سلبِ ایمان ہو جاتا ہے وہ لوگ بعض نقائص کو دیکھتے ہوئے بھی اس حق کا مطالبہ کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ حالانکہ ان کا مطالبہ نہ صرف جائز بلکہ بعض مواقع پر ضروری ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے...... اسامہؓ کو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دوسرے کبار صحابہؓ کا افسر مقرر کیا لیکن ان لوگوں نے باوجود اپنے حقوق اور عمر اور تجربہ کاری اور علم کی زیادتی کے کبھی نہ اپنے احترام کا مطالبہ کیا نہ ان کے اس حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ کیونکہ جب کسی شخص کو افسر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے معنی یہی ہوتے ہیں کہ آخری ذمہ داری اسی پر ہے۔ اسامہؓ کو چھوڑنے ابوبکرؓ باہر جاتے ہیں اور باوجود خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے اس کی رکاب کو تھام کر پیدل ساتھ ہو لیتے ہیں۔ وہ انکار کرتے ہیں مگر آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھے میرا افسر مقرر فرمایا تھا اس لیے اس طرز پر چلنا درست ہے۔ اگر یہ روح نہ ہو تو کام چل ہی نہیں سکتا۔"

"اسلام شخصی مذہب نہیں وہ اصولی مذہب ہے...... اسلام اس اصل پر دنیا کو لانا چاہتا ہے کہ انتظامی معاملات میں شخصیت کو بالکل بھلا دیا جائے اور اطاعت محض اللہ کے لیے ہو۔ یہ اطاعت شخصیت کو دیکھ کر ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت نہیں بلکہ بندے کی اطاعت ہے۔ وہ اطاعت انسان کا درجہ نہیں بڑھاتی بلکہ اسے مشرک بناتی ہے۔"

(مبلغ انگلستان کے نام مکتوب مرقومہ یکم اگست ۱۹۲۳ء سے اقتباس)

مساوات اور تحریکِ جدید

علامہ ابن جوزیؒ کی کتاب "تاریخ عمر بن الخطاب" کے صفحہ ۶۲ پر حضرت کا رقم فرمودہ ایک لطیف نوٹ۔

"ایک بات اسلام کے انصاف میں یہ تھی کہ بڑے طبقہ کے لوگ معمولی کاموں پر مقرر ہوتے تھے اس وجہ سے انصاف ہوتا تھا۔ یہ بھی ایک ضرورت تحریک جدید کی ہے کہ سب اپنے ہاتھ سے کام کریں اور مساوات ہو تا کوئی کام برا نہ ہو۔"

وہ دل کا حلیم ہو گا

(۲۵ نومبر ۱۹۲۳ء) ایک شخص کی طرف سے معافی نامہ آنے پر لکھا:

"اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ کسی کی نسبت رنج اپنے دل میں میں نے اپنی ذات کے متعلق نہیں رکھا۔ خدا کے لیے میرا غصہ رہا ہے اور اسی کے لیے عفو۔ اور مجھے اس شخص کی ندامت پر جو سچے دل سے ندامت کرے اور شریعت مجھے اس کی ندامت کے قبول کرنے کی اجازت دے اس سے بڑھ کر خوشی ہوتی ہے جس قدر کہ ایک باپ کو اپنے بیٹے کے ملنے پر۔"

بنگال میں تبلیغِ اسلام کی تحریک

حضور کی خدمت میں ڈھاکہ سے مہاشہ محمد عمر صاحب (مرحوم) مربی سلسلہ احمدیہ کا ۲ جولائی ۱۹۵۴ء (۲ وفا ۱۳۳۳ ہش) کا لکھا ہوا ایک خط موصول ہوا جس پر حضور نے انہیں ہدایت دی کہ:

"ہندو شدھی کریں یا نہ کریں۔ وہ تبلیغ کریں یا نہ کریں مسلمانوں کے لیے تبلیغ فرض ہے اس لیے آپ کو بنگال میں ہندوؤں میں تبلیغ شروع کر دینی چاہیے۔"

بیعتِ خلافت پر آمادہ نوجوان کو قیمتی نصائح

قریباً ۴۵ برس پہلے کا واقعہ ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ایک نوجوان عزیز نے بیعت خلافت کرنے کی درخواست بھیجی۔ اس پر حضور نے انہیں (مولوی صاحب موصوف کی معرفت) ۳۰ مئی ۱۹۲۷ء کو نصیحتوں سے لبریز ایک ایمان افروز مکتوب سپرد قلم فرمایا جس میں لکھا:

"عزیزِ مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت فرمائے اور آپ کی یہ تڑپ پوری ہو کہ خدا کی رضا سے آپ حصہ پائیں۔

عزیزِ من باوجود عقائد میں اختلاف رکھنے کے آپ کے ماموں صاحب کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور ان کے نقصان کو گوارہ نہیں کر سکتا۔ آپ مولوی صاحب کے بھانجے ہیں اور میں بھی آپ کو عزیز سمجھتا ہوں پس سچی خیر خواہی سے میں آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اپنے دل کو خوب ٹٹول کر دیکھ لیں کہ کیا واقعہ میں آپ اپنے افکار کی تمام صورتوں میں اس راہ کو جسے میں نے اختیار کیا ہے حق سمجھتے ہیں۔ اگر آپ اپنے دل کو مطمئن پائیں اور سمجھیں کہ صرف خدا کے لیے راہِ حق کو قبول کرنے کے لیے آپ اس تبدیلی پر آمادہ ہوئے ہیں جس کا آپ نے اظہار کیا ہے تو بڑی خوشی سے ایسا کریں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تعلیم جاری رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کروں گا اور اللہ تعالیٰ سے آپ کی بہتری کے لیے دُعا بھی کروں گا۔ لیکن اگر آپ اپنے دل میں مطمئن نہ ہوں بلکہ آپ کو شک ہو کہ شاید میرے خیالات نے ایک عارضی تبدیلی کو اختیار کیا ہو اور شاید کہ کل کو مجھے معلوم ہو کہ یہ صداقت نہ تھی جسے میں نے قبول کیا ہے تو اس صورت میں آپ ہرگز اس تبدیلی کو اختیار نہ کریں۔ کیونکہ جو شخص بغیر سوچے سمجھے اپنی پہلی حالت کو بدل دیتا ہے اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کا دل اس فطرتی صفائی سے محروم ہو جائے جو ہر ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ایک عظیم الشان نعمت کے طور پر ملتی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مجھ سے آپ کے ماموں صاحب کو اختلاف ہے۔ ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں مجھ سے ناراضگی ہے۔ لیکن مجھے اللہ تعالیٰ شاہد ہے ان سے ناراضگی نہیں، دوسرا میری جگہ پر شاید آپ کی تحریر سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا مگر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کی باتوں کو سخت حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میرے نزدیک

سب سے قیمتی شئے انسان کے لئے خشیت اللہ ہے۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں آپ پر بدظنی کرتا ہوں۔ میں آپ پر بدظنی نہیں کرتا۔ لیکن میں ایک جماعت کا امام ہونے کی وجہ سے وسیع تجربہ رکھتا ہوں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے اور خصوصاً ایسی عمر میں جس میں کہ آپ ہیں کہ ایک رشتہ دار سے جھگڑا ہو جاتا ہے اور بغیر اس کے کہ انسان کو علم ہو عقائد میں بھی اس سے دوری محسوس ہونے لگتی ہے اور بعض دفعہ بغیر کافی غور کے انسان ایک نتیجہ کو صحیح سمجھ لیتا ہے۔ پس آپ ان امور پر غور کرنے کے بعد اور اللہ تعالیٰ سے دعا اور استخارہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچیں کہ آپ کو اس تبدیلی کو خدا کے لئے قبول کرنا چاہیئے تو میں انشاء اللہ آپ کا ہر طرح خیال رکھوں گا اور آپ کی دینی اور دنیوی بہتری کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھوں گا آپ وہاں رہ کر بھی میرے عزیز ہیں۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ اور قریب آ کر میرے عزیز نہ ہوں۔

مکرر آپ کا خط میرے پاس بصیغہ راز ہے۔ اگر آپ یہ فیصلہ کریں کہ آپ کو اپنے خیالات کے سمجھنے میں غلطی لگی تھی اور آپ کو اپنی موجودہ حالت پر قائم رہنا چاہیئے تو آپ مجھے اطلاع دیں میں آپ کا پہلا خط بذریعہ رجسٹری آپ کے پاس بھیج دوں گا تاکہ آپ کی اس تحریر سے کوئی آگاہ نہ ہو۔"

سقوطِ اندلس، سپین کا غم اور دردناک نصیحت

۲۲ رامان ۱۳۳۳ ہش - مارچ ۱۹۵۴ء کو چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مجاہد سپین کی اہلیہ صاحبہ کے نام حضرت مصلح موعودؓ کے گرامی نامہ کا مکمل متن ہے۔ اس مکتوب کا عکس "تاریخ احمدیت" کی نئی جلد میں جو مجلس مشاورت سے قبل منظر عام پر آ رہی ہے شائع کیا جا رہا ہے:۔

"اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھوالناصر۔

تم اس ملک جا رہی ہو جس پر مسلمانوں نے پہلی صدی میں قبضہ کیا اور سات سو سال تک وہاں قابض رہے۔ اس ملک کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا ایک بڑے دکھ کی بات ہے۔ مگر ملک تو نکلتے ہی رہتے ہیں وہاں سے اسلام کا نکل جانا اصل صدمہ ہے اور ایسا صدمہ جسے کسی مسلمان کو بھلانا نہیں چاہیئے۔ شیعہ امام حسینؓ کی یاد میں ہر سال تعزیے نکالتے ہیں۔ یہ ایک بدعت ہے۔ مگر اگر کسی صورت میں بھی یہ جائز ہوتا۔ تو مسلمانوں کو سپین کا ماتم ہر سال کرنا چاہیئے تھا۔ یہاں تک کہ ہر بچے اور ہر بوڑھے کے دل پر زخم کا اتنا گہرا نشان پڑ جاتا کہ کوئی مرہم اسے مندمل نہ کر سکتی۔

تم خوش قسمتی سے وہاں جا رہی ہو۔ اپنے فرض کو یاد رکھو اور اپنے خاوند کو یاد دلاتی رہو۔ تمہارا جانا تمہارے خاوند کو تبلیغ میں شکست نہ کر دے مگر آگے سے بھی چست بنائے۔ صحابیات جب جنگوں میں جاتی تھیں تو اپنے خاوندوں کو خیموں میں نہیں گھسیٹتی تھیں بلکہ خیموں سے باہر نکالتی تھیں۔ اسی وجہ سے ان کا نام عزت سے یاد کیا جاتا ہے اور قیامت تک یاد کیا جائے گا۔ مل بیٹھنے کا وقت مرنے کے بعد بہت لمبا ملنے والا ہے اس کی یاد میں ان کام کے دنوں کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانا چاہیئے۔ آمین۔ مرزا محمود احمد

حضرت مصلح موعودؓ — قوّتِ تعمیر و تسخیر کا اِک مجسمہ!

آہ ہمدم ——— مصلحِ موعودِ ربانی کی یاد

آ رہی ہے دل کو پھر اُس دورِ ربانی کی یاد
جس کی آنکھوں نے وہ دورِ گلستاں دیکھا نہیں
اُس نے اندازِ بہارِ جاوداں دیکھا نہیں
کہکشاں کی دلنوازی۔ ماہِ تاباں کا جمال
دیدۂ ایماں کی عظمت۔ اوجِ گردوں کا جلال
فکر کی گہرائی۔ فطرت کی نمو۔ قدرت کا رنگ
آبشارِ چشمۂ باطن کی موجِ جلترنگ
اُس کی چشمِ دوربیں کی کروٹوں میں تھیں نہاں
اِک سحابِ نور تھا۔ وہ کارواں در کارواں
نقطۂ وحدت کہ روح جسم و جاں جس کو کہیں
خاکۂ عظمت۔ کہ نقشِ جاوداں جس کو کہیں
بامِ رفعت! رشکِ صد آسماں جس کو کہیں!
اِک حقیقت! داستاں در داستاں جس کو کہیں!
وہ لبِ گویائی — بحرِ بیکراں جس کو کہیں۔
وہ مسیحائی! کہ دستِ گلفشاں جس کو کہیں
بزم آرائی! — کہ جوئے نغمہ خواں جس کو کہیں
رزم آرائی! — کہ تیغِ اصفہاں جس کو کہیں

کون اندازہ کرے اُس قوتِ تعمیر کا!
صبح کہنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا!

—— از ——

عبد السلام اختر ایم اے

"وہ جلد جلد بڑھے گا"

"جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پاؤں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے

۴ ساتھ بڑھتے چلے جاؤ تاکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹل سکتیں۔"

(از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عظیم نشان

(محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی شناخت کے لئے اس دنیا میں اپنی قدرت کے نشان ظاہر فرماتا ہے۔ یوں تو کائنات کے چپہ چپہ سے اسی کی قدرت عیاں ہے مگر اس قدرت کو سمجھدار اور غور کرنے والے لوگ ہی پہچانتے ہیں۔ اس جہان کا عام طور و طریق بہتوں کی نظر میں قدرت کی دلیل قرار نہیں پاتا۔ وہ اسے طبعی جاری رہنے والا طریق ٹھہراتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی نظر میں غیر معمولی افعال الٰہیہ جیسے زلزلے، طوفان وغیرہ قدرت کا نشان ہوتے ہیں۔ بلاشبہ یہ افعال قہری تجلّی کا ایک نمونہ ہیں اور ان سے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ارحم الراحمین رب کی قدرتیں بے شمار ہیں وہ جس طرح قہری نشانوں سے اپنی قدرت کو ظاہر فرماتا ہے اسی طرح رحمت کے عظیم نشانوں سے اپنا قادر مطلق ہونا منواتا ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کے ذریعہ رحمت کے نشان ظاہر کرتا ہے انہیں قبل از وقت بشارت سے نوازتا ہے اور پھر ان بشارتوں کو ظاہر فرما کر اپنی قدرت کا نشان دکھاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں نشان نمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

لاتا ہے وہ بلا کہ سو سو نشان دکھا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن رحمت کے نشانوں سے نوازا ان میں ایک عظیم نشان مصلح موعود کا نشان ہے۔ اسی نشان کو اللہ تعالیٰ نے خود قدرت کا نشان قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع دی کہ آپ کے ہاں ایک بیٹا ہوگا جو آسمانی خوشخبریوں کے مطابق خاص صفات سے متصف ہوگا۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے نوازے گا۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اس پیشگوئی کو نہایت پر شوکت الفاظ میں شائع فرمایا اور منکرین کو چیلنج کیا کہ اگر وہ سچے ہیں تو وہ بھی کوئی ایسا نشان خدا کی طرف سے پیش کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا کہ منکرین اس نشان کا مقابلہ کرنے سے کلیتہً عاجز رہیں گے۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) اس سلسلہ میں اس جگہ پنڈت لیکھرام کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ پنڈت لیکھرام جو اسلام کا شدید معاند تھا اس نے قدرت کے اس نشان کے مقابل پر دو اعلان کئے۔ اوّل یہ کہ ایسا بیٹا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ہرگز پیدا نہ ہوگا۔ دوم یہ کہ تین سال کے اندر اندر (معاذ اللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کا سلسلہ نیست و نابود ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کو قدرت کا نشان قرار دیا تھا۔ سو یہی قدرت نمائی تو پر ہوئی کہ پیشگوئی کے مطابق وہ موعود فرزند ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو تولد ہوا۔ لیکھرام جو آریہ سماج کا نمائندہ تھا اپنے بیانات میں جھوٹا قرار پایا۔ مزید برآں پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی کے مطابق وقت مقررہ پر ہلاک ہو کر صداقت اسلام پر مہر کر گیا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ان کی ولادت کے بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور تفاؤل مصلح موعود اور نشان رحمت اور نشان قدرت قرار دے دیا تھا۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء سے لے کر ۸ نومبر ۱۹۶۵ء تک کا سارا عرصہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سچائی پر دلیل قاطع ہے۔ اس عرصہ میں بار بار اللہ تعالیٰ کی قدرت آپ کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی اور مومنوں کی حفاظت اور تائید و نصرت کے سامان پیدا ہوئے۔ یہ ایک لمبی تاریخ ہے۔ جن لوگوں کو اپنی آنکھوں سے تاریخ احمدیت کا مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے اور انہوں نے کھلی آنکھوں سے واقعات کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی زندگی کے ہر مرحلہ میں اپنی قدرت نمائی فرمائی۔ آپ کی تعلیم و تربیت میں خدا کی قدرت کارفرما نظر آتی ہے۔ آپ کا بچپن اور آپ کی جوانی بھی رؤیا و کشوف و الہام کی نعمتوں سے معمور دکھائی دیتی ہے۔ بہت سے واقعات کی آپ کو قبل از وقت اطلاع مل جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معارف قرآنی سے ایسے غیر معمولی طور پر نوازا کہ رہتی دنیا تک آپ کے بیان کردہ حقائق و معارف انسانی قلوب کو منور کرتے رہیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے وصال پر ۱۹۱۴ء میں آپ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا اس کے بعد سے تو آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مسلسل اظہار ہوتا رہا۔ آپ بالکل نوجوان تھے ظاہری تعلیم بالکل معمولی تھی صحت بھی مضبوط نہ تھی۔ منافقین کی نگاہ میں آپ اس بات کے ہرگز اہل نہ تھے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ بن سکیں۔ مگر مشیت ایزدی نے ایسا ہی چاہا۔ چنانچہ آپ جماعت کے دوسرے خلیفہ قرار پائے۔ جماعت کے بہت سے سرکردہ اصحاب، زبان اور قلم کے ماہر لوگ جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کو جاری دیکھنا نہ چاہتے تھے۔ وہ جماعت کے خزانہ کو خالی کر کے قادیان کو چھوڑ کر لاہور آ بیٹھے۔ مرکزی شہر کو اپنا اڈہ بنا کر خلافت محمودیہ کی مخالفت شروع کر دی۔ ان لوگوں نے ان عقائد و اعمال میں بھی تبدیلی پیدا کر لی۔ جو غیر احمدی صاحبان کو ناگوار تھے۔ ان صاحبان کا خیال تھا کہ اب ہم نے قادیان کا راستہ روک دیا ہے۔ جماعت کے لوگوں کی نگاہیں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب وغیرہم پر ہیں۔ اس لئے اب غیر احمدی اور احمدی سب کی توجہ لاہور کی احمدیہ بلڈنگس کی طرف ہوگی۔ قادیان کا مرکز ناکام ہوگا۔ سکول ویران ہو جائیں گے۔ آمدنی ختم ہو جائے گی۔ سارے تبلیغی ادارے بے کار ہو جائیں گے۔

اس نازک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ سے یوں قدرت نمائی کی کہ حضرت مصلح موعودؓ کو الہاماً بتا دیا جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا۔ آپؓ نے برملا اعلان فرمایا کہ میرے ماننے والے غیر مبائعین پر ہمیشہ غالب رہیں گے یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے۔ نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشان کی تصدیق بن کر ظاہر ہوئی۔ غیر مبائع دوستوں کو خود یہ احساس رہا کہ ہم ناکام ہیں اور مرزا محمودؓ (مصلح موعودؓ) کامیاب ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے نہایت حسرت سے لکھا تھا جس کا یہ مفہوم ہے کہ "اگر میاں محمودؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صاحبزادے نہ ہوتے اور قادیان آپ کا مرکز نہ ہوتا تو ہم دیکھتے کہ کس طرح آپ کامیاب ہو جاتے۔"

ہمارے ان غلطی خوردہ بھائیوں کو خدا کی قدرت کا نشان دکھائی نہ دیا وہ آسمان کے اشاروں کو نہیں سمجھتے ورنہ اس طرح کا طفل تسلی سے دوسروں کو مغالطہ دینے کی کوشش نہ کرتے۔ حقیقت یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعودؓ کو قدرت کا نشان بنایا تھا۔ آپ کے حالات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کچھ اندرونی فتنے بھی پیدا ہوئے اور بیرونی مخالفتوں کے طوفان بھی اٹھے۔ تفصیل کے لئے ہزاروں صفحات درکار ہیں۔ ان تمام مواقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو صداقت کی زبردست چٹان ثابت کیا اور آپ کے ذریعہ سے عجیب ایمان افروز رنگ میں قدرت نمائی فرمائی۔ ان فتنوں میں پاکستان سے پہلے احرار کا بڑا فتنہ تھا اور پاکستان بننے پر ۱۹۵۳ء میں فسادات پنجاب کا عظیم فتنہ تھا۔ دشمن ان فتنوں پر خوش تھے کہ اب احمدیت مٹ جائے گی اور جماعت احمدیہ بے نام و نشان ہو جائے گی۔ جماعت کے بہت سے افراد بھی فتنوں کی شدت کو دیکھ کر سراسیمہ دکھائی دیتے تھے مگر حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھ کر واضح لفظوں میں اعلان فرمایا کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہے۔ فسادات پنجاب کے فتنہ کے موقعہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کے لئے دوڑا آرہا ہے۔ دنیا گواہ ہے اپنے و بیگانے شاہد ہیں کہ خدا کی قدرت نے تمام مخالفتوں کی آگ کو بجھا دیا اور سارے طوفانوں کو بالکل خاموش کر دیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں جماعت کو ہر ملک میں عظیم ترقی عطا فرمائی دنیا بھر میں صدہا تبلیغی مراکز، مدارس اور طبی ہسپتال کھل گئے۔

الغرض فتنے مٹ گئے اور فتنہ گر نامراد ہو گئے کیا یہ خدا کی عظیم قدرت نہیں؟ کیا اب بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ قدرت کا نشان نہیں؟

اس مقالہ کے آخر میں ایک اور واقعہ کو قدرت کے نشان کے طور پر ذکر کرتا ہوں ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے وقت ایک قیامت برپا تھی۔ مشرقی پنجاب سے آنے والے لوگ قتل و غارت گری کا شکار ہو رہے تھے۔ ان دنوں بھی ہم سب نے اور ساری دنیا نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ قدرت کا عظیم نشان دیکھا ہے۔ قادیان اور مشرقی پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

علوم ظاہری و باطنی کا گراں مایہ خزانہ

مکرم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب صدر شعبہ کیمیا - تی - آئی کالج ربوہ

پیشگوئی مصلح موعودؑ کے الہامی الفاظ میں پسر موعود کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ خدا نے حضور کو علوم متداولہ اور دینیہ سے جو وافر حصہ عطا فرمایا تھا اس پر حضور کا منظوم اور منثور کلام شاہد ناطق ہے۔ ذیل میں حضور کے منظوم کلام کے مضامین کی نمایاں بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔

علوم ظاہری میں حضرت اقدس کے علمی کارنامو(ں) کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) نظم اور (۲) نثر

حضور کا منظوم کلام علوم ظاہری کا ایک گراں مایہ خزانہ ہے۔ جو کلام محمود کے عنوان سے برسوں سے طبع شدہ موجود ہے۔ باوجودیکہ حضور اقدس نے نہ کبھی شاعر ہونے کا دعویٰ کیا نہ اس سے رغبت رکھی لیکن اس کے باوجود اس میں عمدہ کلام کی جو خوبیاں ہونی چاہئیں وہ بدرجہ اتم موجود ہیں

حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام میں جو باتیں آپ کو ملیں گی۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱ - اللہ تعالےٰ سے بے پناہ محبت۔ کلام محمود کا قریباً ⅓ حصہ اللہ تعالےٰ سے بے پناہ محبت کے جذبات سے بھرا پڑا ہے — محبوب حقیقی کی یاد۔ اسے وفاداری کا یقین دلانا۔ اس کی خاطر ہر تکلیف اٹھانے۔ اس کے ہر اشارہ پر مر مٹنے کے تعلق میں رضائے الٰہی کی محبت، عشق الٰہی، حقیقی معرفت کا راز۔ لا الٰہ الا اللہ میں تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں۔ میری بگڑی کے بنانے والے۔ اس طرح کی کوئی پچیس نظمیں اور آٹھ سو کے قریب اشعار ہیں

اپنا چہرہ کہیں دکھلائے وہ رب العزت
مدتوں سے ہے یہی دل میں تمنا ہمکو
ایک دم کے لئے بھی یاد سے کیونکر اترے
اور محبوب کہاں تجھ سا ملے گا ہمکو
دل میں آ کر تری یاد نے اے رب ودود
بارہا پہروں تلک خون رلایا ہمکو

۲ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت بھی ..... حضور کے اس کلام کا نمایاں حصہ ہے۔ مثلاً عشق سرورِ دو عالم - فیضانِ محمدی وغیرہ

محمد پہ ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے
محمد جو ہمارا پیشوا ہے
محمد جو کہ محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قرباں سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دوسرا ہے

۳ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عشق اور محبت آپ کو تھی۔ وہ حضرت مسیح موعود کی شان میں قصیدہ مسیح موعود کی صداقت مدح مسیح موعود مسیح موعود کی یاد میں وغیرہ نظموں سے نہایت واضح ہے۔

۴ - اسلام کی اشاعت کی بے پناہ تڑپ بھی آپ کو حضور کے کلام میں جابجا نظر آئے گی چنانچہ خدمت دین کا وقت گلشنِ اسلام کی زبوں حالی - احمدی اُٹھ کہ وقتِ خدمت ہے۔ ولولۂ تبلیغ معرکۂ حق و باطل۔ ویرانوں کی آبادی بُرد ولولۂ دل کی تلاش اور "کام کا وقت" وغیرہ ایسی نظمیں ہیں۔ جو نہایت پُر جوش ہیں اور جنہیں پڑھ کر انسان تڑپ کر محسوس کرتا ہے کہ وہ تمام رکاوٹوں کو پھاندتا ہوا خدمت اسلام کے لئے گھر سے نکل پڑے۔.....

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں
پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں کہ بھی جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمن حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکیگا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم
مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

۵ - مسلمانوں کی حالتِ زار —
گزشتہ ایک دو صدیوں سے مسلمانوں پر جو ادبار آیا ہے۔ وہ حضور سے برداشت نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ اس تکلیف کا اظہار جس دردناک پیرایہ میں حضور نے کیا ہے وہ "علمائے زمانہ" "علتِ احمد کا درد" مسلمانوں کی خستہ حالت۔ اور مسلمانوں کی حالتِ زار وغیرہ نظموں سے بخوبی عیاں ہے۔ مثلاً

صید دشمنکار غم ہے تو مسلم خستہ جاں کیوں
اُٹھ گئی سب جہاں سے تیرے لئے اماں کیوں
بیٹھنے کا تو ذکر کیا بھاگنے کو جگہ نہیں
ہو کے فراخ اس قدر تنگ ہوا جہاں کیوں
ہاتھ میں کیوں نہیں وہ زور بات میں کیوں نہیں اثر
چھین گئی ہے سیف کیوں کٹ گئی ہے زباں کیوں

میری کمر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ
کس ابتلاء میں ہائے ہوا مبتلا ہوں میں
کہتا ہوں سچ کہ فکر میں تیری ہی غرق ہوں
اے قوم بس کہ تیرے لئے مر رہا ہوں میں
کیا جانے تو کہ کیا مجھے اضطراب ہے
ایسا تپاں ہے سینہ کہ دل تک کباب ہے

۶ - قرآن مجید کی عظمت۔ قرآن مجید سے حضور کا جو فطرتاً لگاؤ اور اُنس تھا وہ قرآن کریم کی عظمت۔ دعوۃ الی الحق دل میں ایمان نا تھا میں قرآن۔ قرآن مجھ کو دے دے وغیرہ نظمیں اس کی آئینہ دار ہیں

۷ - دوستوں کو نصیحت — پھر اپنے کلام میں حضور نے اپنے احباب کو نصائح بھی فرمائی ہیں۔ مثلاً دوستوں کو نصیحت اہل وفا ہو جاؤ وغیرہ وغیرہ

۸ - نوجوانوں سے خطاب - نئی نئی ذمہ داریوں کو عمدگی سے سنبھالنے اور نبھانے کے لئے حضور اقدس نے نوجوانوں کو بھی جس احسن طریق سے خطاب کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جو نونہالانِ جماعت سے خطاب اور آگے قدم بڑھائے جاؤ وغیرہ نظموں سے آشکار ہے۔

۹ - اسی طرح آپ کے اس مجموعہ کلام میں اپنے عزیز و اقارب سے محبت کے جذبات کا اظہار بھی گاہے گاہے نظر آتا ہے۔ مثلاً اے میری پیاری بیٹی - میری مریم - سیدہ سارہ بیگم مرحومہ کی یاد میں۔ بچوں کی آمین وغیرہ

۱۰ - اسی طرح اطفال الاحمدیہ کو بھی نہایت مشفقانہ رنگ انداز میں "احمدیت کا نشان" کے عنوان کے تحت مخاطب کیا ہے

ایاغ اُس کا ایاغ محمدِ عربی

نہ سوزِ آہ، نہ کیفِ دعائے نیم شبی
دلیلِ مردہ دلی - زندگی کی بے طربی
مسیحِ پاک کی مینا ہے مئے بطحا
ایاغ اُس کا ایاغ محمدِ عربی
قبول حق میں کئی بار روک بن کے رہی
کسی کی بو الحکمی اور کسی کی بو لہبی
سپوتِ فضلِ عمرؓ ہے ثبوتِ عزمِ صمیم
دلیلِ عشقِ نبی اُس کی مہدوی نسبی
بس اک نگاہِ کرم میری زندگی کی مراد
مجھے جنوں کی تمنا نہ آگہی طلبی

ناہید
عبد المنان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتراکیت اور اسلام

اشتراکی تحریک کے عروج و زوال کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے چند رؤیا و کشوف

(محمد اجمل شاہد ایم۔اے)

حضرت مصلح موعودؓ کی تمام زندگی اس امر پہ شاہد ناطق ہے کہ الہام اور رؤیا و کشوف کی روشنی ہمیشہ آپ کے شامل حال رہی۔ خدا تعالیٰ نے قبل از وقت بڑے بڑے فتنوں کی خبر آپ کو دی اور اُن کے مؤثر دفاع کے طریق کی طرف راہنمائی فرمائی۔ عصرِ حاضر کا ایک بہت بڑا فتنہ اشتراکیت اور کمیونزم کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضورؓ کو اس فتنہ کے عروج و زوال اور اس کے انجام کے متعلق متعدد رؤیا و کشوف کے ذریعہ بڑی تفصیل سے خبر دی ــــ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام کی نعمت سے نوازا تھا۔ پیشگوئی مصلح موعود میں آپ کے متعلق پہلے سے یہ بشارت موجود تھی:۔

"ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے"

حضرت مصلح موعودؓ کی تمام زندگی اس امر پہ شاہد ناطق ہے کہ الہام اور رؤیا و کشوف کی روشنی ہمیشہ آپ کے شامل حال رہی۔ خدا تعالیٰ نے قبل از وقت بڑے بڑے فتنوں کی خبر آپ کو دی اور انکے مؤثر دفاع کے طریقوں کی طرف راہنمائی فرمائی۔ عصرِ حاضر کا ایک بہت بڑا فتنہ اشتراکیت اور کمیونزم کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو اس فتنہ کے عروج و زوال اور اسکے انجام کے متعلق متعدد رؤیا اور کشوف کے ذریعہ بڑی تفصیل سے خبر دی۔ چنانچہ حضورؓ کے چند رؤیا درج ذیل ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی رؤیا وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اشتراکی فتنہ کے رُونما ہونے سے قبل اسکے خطرناک پھیلاؤ اور اثر کے متعلق خبر دی اور یہ کہ کس طرح یہ عظیم بلا دُنیا پہ چھا جائے گی اور اس سے مقابلہ کی طاقت کسی کو نہ ہوگی۔ مگر بعد میں خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت سے ہی اس کی تباہی کے سامان پیدا ہوں گے۔ چنانچہ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"مَیں نے دیکھا کہ ایک اژدھا ہے اور ایک سڑک ہے ۔ ۔ ۔ ۔ چلتے چلتے کسی کے چیخنے کی آواز آئی ہے اور مَیں اُس کی طرف دوڑتا ہوا گیا کہ اُسے مصیبت سے بچاؤں۔ دیکھا کہ ایک اژدھا ہے جو لوگوں پر حملہ کر رہا تھا اور کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جب وہ سانس لیتا تھا تو بے اختیار لوگ اس کی طرف کھنچے چلے جاتے اور کوئی انکو روک نہ سکتا۔ انسانوں پہ ہی کیا موقوف ہے ہر ایک چیز درخت وغیرہ تک اس کی طرف کھنچنے لگتے اور جب وہ سانس باہر نکالتا، جہاں تک پہنچتا، وہاں تک کی ہر ایک چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا۔ اس وقت میں نے اپنے دوستوں میں سے ایک کو دیکھا، جس پہ وہ حملہ آور ہو رہا تھا۔ مَیں بھاگ کر گیا کہ اسکی مدد کروں لیکن وہ اژدہا اُس سے ہٹ کر مجھ پہ حملہ کرنے لگا۔ اُس وقت وہ اژدہا مجھے یاجوج ماجوج ہی معلوم ہونے لگا اور خیال آیا کہ اس کا سامنے ہو کر تو مقابلہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِهِمَا

کہ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور یہ حدیث یاجوج ماجوج کے متعلق ہے۔ اس سے مجھے کچھ گھبراہٹ سی پیدا ہوئی۔ لیکن معًا یہ بات مجھے سمجھائی گئی کہ اس حدیث کا تو یہ مطلب ہے کہ اِسکے سامنے ہو کر کوئی مقابلہ نہیں کر سکیگا۔ اگر کسی اور طریق سے حملہ کیا جائے تو ضرور کامیابی ہوگی۔ اِسکے بعد میں نے دیکھا کہ ایک چارپائی پیدا ہوئی ہے جو بُنی ہوئی نہیں صرف چوکھٹ ہے اور وہ اس اژدھے کی پیٹھ پہ رکھی گئی۔ مَیں اس پہ کھڑا ہو گیا اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنی شروع کر دی ہے جس سے وہ پگھلنا شروع ہوا اور آخر کار مر گیا"

(الفضل ۱۷ر مئی ۱۹۱۷ء ص)

روس میں لینن کے ذریعہ اشتراکی انقلاب ۷ر نومبر ۱۹۱۷ء کو ہوا۔ اور عین اس سے کچھ عرصہ قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو رؤیا میں یاجوج ماجوج کے عروج و زوال کا مکمل نقشہ دکھا دیا اور یہ کہ اس کی تباہی میں آپ کی دُعاؤں اور کوششوں کا بہت دخل ہوگا۔

جیسا کہ رؤیا میں بتایا گیا تھا کہ اشتراکی تحریک بڑی تیزی سے دُنیا میں وسعت اختیار کرتی چلی گئی اور اس کا مادّی اور جدلی فلسفہ اور مساوات کا نعرہ مزدوروں اور غریبوں کے لئے بہت ہی دلفریب تھا اور وہ اسے اپنا نجات دہندہ سمجھنے لگے اور باوجود مغربی ممالک اور خاص طور پر امریکہ کی کوششوں کے یہ تحریک نفوذ اختیار کرتی چلی گئی اور خود اسلامی ممالک اِس سے متأثر ہونے لگے اور ان کا جھکاؤ رُوس کی طرف ہونے لگا۔ اور بعض مسلم مفکرین نے اسلامی تعلیمات کو اشتراکیت کی تائید و موافقت میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ اور اس تحریک کے پھیلاؤ اور غیر معمولی نفوذ کے ذریعہ یہ تأثر دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا کہ دنیا کی مصائب و مشکلات کا حل صرف اشتراکیت ہی کر سکتی ہے اور دنیا کا کوئی اور نظام اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔

اشتراکی تحریک پہلی جنگِ عظیم کے خاتمہ پہ روس میں رُونما ہوئی اور دُوسری عالمگیر جنگ کے اختتام پہ بہت بڑی طاقت بن گئی۔ جنگ کے بعد روس کا تسلط مشرقی یورپ پہ قائم ہو گیا اور ایشیا میں چین میں اس کا اثر و رسوخ بڑھنا شروع ہوا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اشتراکی تحریک وہاں پہ غالب آ گئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۹۴۳ء کے شروع میں ایک رؤیا میں بتایا گیا کہ رُوس کا اثر و رسوخ چین میں پھیل جائے گا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ روس پر جرمنی کا دباؤ بُری طرح پہ پڑ رہا تھا اور چین بھی جاپان کے رحم و کرم پہ تھا لیکن بعد میں حالات نے یکدم رُخ بدلا اور کمیونزم چین میں غالب آ گیا۔

حضور کا یہ مفصل رؤیا ۱۴ر اپریل ۱۹۴۳ء کے الفضل میں مندرج ہے۔ چین میں کمیونزم کے پھیلنے کے منصوبے کا علم ہونے پہ رؤیا میں ہی حضور فرماتے ہیں:۔

"مَیں صورتِ حال پوری طرح معلوم کر کے گھبراتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ ہمیں بھی اب کسی اقدام کی ضرورت ہے۔ جونہی یہ خیال میرے دل میں آتا ہے، ایک صورت میرے سامنے نمودار ہوتی ہے جو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فرشتہ ہے اور وہ کہتا ہے:۔

"دُعا سے کام لینا ہی بہتر ہے آخر وقت تو معلوم ہو گیا ہے"

چنانچہ ۱۹۴۹ء میں چین میں باوجود امریکہ کی پوری کوشش کے کمیونزم غالب آ گیا اور اس طرح وہ ایک ناقابلِ تسخیر قوت بن گیا اور حضور کو بتایا گیا کہ انسانی منصوبے اور حربے اس کو زیر نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ رُوحانی حربہ کے ذریعہ ہی اس کا علاج کیا جا سکے گا۔

دوسری عالمگیر جنگ میں برطانیہ اور روس دونوں روس کے جرمنی کے مقابلہ میں حلیف تھے۔ جنگ کے بعد جب روس کا اثر و رسوخ بڑھنا شروع ہوا۔ اور مشرقی یورپ پر تسلط کے بعد ایشیاء میں اس کے پھیلاؤ کے امکانات بہت بڑھ گئے تو برطانیہ اور امریکہ اس خطرہ کو محسوس کرنے لگے۔ چنانچہ ۷ر اگست ۱۹۴۶ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رؤیا دیکھی جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ برطانیہ اور امریکہ کمیونزم کے خلاف صف آراء ہوں گے۔ مگر کمیونزم کا سیلاب بڑھتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ اسلامی ممالک بھی اس کی زد میں آ جائیں گے۔ یہ تفصیلی رؤیا ۲۳ر اگست کے الفضل میں شائع ہوئی۔ اس کا خلاصہ حضورؓ کے الفاظ میں یوں ہے:۔

"مَیں نے ایک پہاڑ دیکھا جس میں تین محرابیں ہیں۔ روس درمیانی محراب میں کھڑا ہے۔ امریکہ ایک جنوبی طرف کی محراب میں اور برطانیہ ایک شمالی طرف کی محراب میں کھڑا ہے۔ اس اثناء میں ان کے درمیان کچھ جھگڑا شروع ہوا۔ اور امریکہ اور برطانیہ دونوں نے روس پہ فائر کئے مگر اُسے کچھ نقصان نہ پہنچا۔ برطانیہ نے میری طرف اشارہ کیا کہ مَیں اس کی مدد کروں۔ چنانچہ میں نے بھی روس پہ فائر کیا مگر اس کا بھی کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ تب روس اپنی محراب سے باہر نکلا اور اُس نے بھاگنا شروع کیا۔ میں نے اُسکے پیچھے بھاگنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شروع کیا اور اس پر قابو پالیا وہ چکر کھا کر میرے سامنے آیا اور کہا "تم مجھ پر فائر کرتے جاؤ مگر میری تباہی کا ایک وقت معین ہے اس سے پہلے تم مجھے تباہ نہیں کر سکتے" میں نے اس پر کئی فائر کئے اگرچہ تمام فائر اس کے پیٹ میں گھس گئے مگر اسے کچھ نقصان نہ پہنچا اور وہ چلتا رہا۔"

(کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی انگریزی ص۱)

اس خواب کی تعبیر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"اس خواب کی تعبیر میرے ذہن میں یہ آئی کہ تین الگ الگ علاقوں میں تین حکومتیں ایسی طرح کھڑی ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے اپنے حالات پوشیدہ رکھ رہی ہیں ان میں سے دو اس بات پر متفق ہیں کہ وہ تیسری حکومت پر حملہ کریں مگر ان کا حملہ تیسری حکومت کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتا۔۔۔۔ اور پھر جو میں نے حملہ کیا اور باوجود اس کے کہ اُسکے پیٹ میں چھرے چلے گئے اور پھر بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اس نے کہا ابھی میرے لئے موت مقدر نہیں۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ کمیونزم کو کچھ ڈھیل دی جائیگی اور وہ دنیا میں کچھ اور نفوذ پیدا کرے گا اور یہ جو میں نے دیکھا کہ اس کو کچھ روپے دئے ہیں میں نے اس کی تعبیر یہ کی اور بعض اسلامی ممالک سے وہ فائدہ اٹھائے گا"۔

(الفضل ۳۰ر اگست ۱۹۴۶ء)

حضور کے اس رؤیا کے مطابق واقعی کمیونزم کو بہت ترقی رہی اور امریکی اور مغربی ممالک کے اس کو تباہ کرنے کے تمام عزائم خاک میں مل گئے اور کمیونزم دنیا میں نفوذ اختیار کرتا چلا گیا حتی کہ اسلامی ممالک بھی اس کی زد میں آگئے۔

اشتراکیت کے اس ترقی کے دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو ایک رؤیا میں دکھایا کہ روس میں اب کمزوری کے آثار شروع ہوں گے اور وہ آہنی دیوار جو اس نے اردگرد قائم کر رکھی ہے اس میں شگاف پڑ گیا ہے الہام کے الفاظ یہ ہیں

سور زند التی انہدمت

وسور زند التی لم تنھدم

(الفضل ۲۱ فروری ۱۹۵۱ء)

یعنی زند کی دیوار جو ٹوٹ گئی ہے اور زند کی وہ دیوار جو ابھی نہیں ٹوٹی - زند کی دیوار بخارا کے علاقہ میں ہے)

اس کی تعبیر میں حضور فرماتے ہیں :۔

"روس کے دو حملے متمدن دنیا پر ہونگے جن میں سے ایک حملہ شروع ہو گیا ہے اور اصلی حملہ ابھی شروع نہیں ہوا۔ اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ کوریا کے ملک کو جو اہمیت دی جا رہی ہے اتنی اہمیت اس جنگ کو حاصل نہیں۔ بلکہ اصلی حملہ کے لئے روس ابھی کچھ دن اور انتظار کرے گا اور روس کا اصلی اور اہم مقام غالباً ایران کی سرحد پر ہوگا یا اس کے ساتھ ملتا ہوا علاقہ کیونکہ زند کا شہر اور زند کی وادی بخارا کے علاقہ میں ہے۔

غرض خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اشتراکی تحریک کے عروج و زوال اور اس کے ہر موڑ پر قبل از وقت بڑی تفصیل سے خبریں دی گئیں ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے کہ اس فتنہ کو (جو یاجوج و ماجوج فتنہ کی ایک شاخ ہے) حضرت مصلح موعودؓ کی ذات سے ایک خاص تعلق ہے۔ اس تحریک کا عملی ظہور حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ خلافت میں ہوا اور اس نے ترقی کے تمام مراحل حضور کی حیات میں ہی طے کئے اور پھر روس میں اس فلسفہ کے خاتمہ کا عمل بھی آپ کی حیات میں ہی شروع ہو گیا اور جیسا کہ حضور کو بتایا گیا اس کا تدریجی تنزل مقدر ہے جس میں ظاہری تدبیر سے بڑھ کر روحانی حربہ کارگر ہے اور یقیناً اس میں حضور کی شبانہ دعاؤں اور کوششوں کا گہرا دخل ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

کی احمدیہ جماعتیں اور دوسرے ہزارہا افراد امن اور سلامتی سے پاکستان پہنچ گئے۔ صرف وہی عام لوگ نشانہ آفات بنے تھے جنہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سکیم کی خلاف ورزی کی تھی ورنہ باقی سب لوگ امن و سلامتی سے پاکستان پہنچ گئے تھے قدرت کا کتنا بڑا نشان ہے کہ مشرقی پنجاب میں دوسرے تمام مذہبی مراکز بالکل خالی ہو گئے اور ان کے ہر حصہ پر غیر مسلم قابض ہو گئے لیکن قادیان کی بستی کے مقدس مقامات نہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ حضرت مصلح موعودؓ کی روحانی سکیم "درویشان قادیان" کے ذریعہ سارے بھارت میں قادیان سے اسلام کے پیغام پہنچنے کا مسلسل اور متواتر انتظام قائم رہا۔ اور صدہا احمدی جان کو ہتھیلیوں پر رکھے قادیان میں دھونی رما کر بیٹھے رہے یہی وہ جان نثار ہمارے پیارے درویشان قادیان کہلاتے ہیں حفظھم اللہ تعالیٰ۔

دوسری طرف حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ پاکستان میں خدا کی قدرت کا ایک نشان یوں ظاہر ہوا کہ آپؓ نے اپنے کشف کے مطابق ایک بنجر اور بے آباد قطعہ زمین کو دریائے چناب کے مغرب میں انتخاب فرمایا اور اس جگہ عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ایک نئے شہر۔ ایک روحانی مرکز، ایک دینی چھاؤنی کی بنیاد رکھی۔ جماعت کے بہت سے ہمدرد لوگ بھی ہمیں ان دنوں کہتے تھے کہ تم لوگ بڑی غلطی کر رہے ہو یہ زمین تو نہ زراعت کے قابل ہے اور نہ رہائش کے لئے مناسب۔

اس زمین کی آبادی کی کوشش کرنیوالے ہندو سکھ تقسیم ہند سے پہلے بیشمار روپے خرچ کرنے کے باوجود ناکام ہو چکے ہیں مگر خدا کے برگزیدہ بندے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ میرے روحانی خوابوں کی یہی تعبیر ہے اور ربوہ اسی جگہ آباد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح قدرت نمائی فرمائے گا۔

آج ربوہ ایک پر رونق شہر ہے۔ ریلوے اسٹیشن ہے، تار گھر اور بڑا ڈاکخانہ ہے۔ لڑکوں کے سکول اور کالج ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ہائی سکول اور جامعہ نصرت موجود ہیں۔ انگریزی، عربی اور اردو رسالے مردانہ و زنانہ تنظیمیں یہاں سے شائع ہوتے ہیں۔ روزنامہ اخبار جاری ہے۔ دور دراز کے لوگ علمی اور روحانی تشنگی بجھانے کے لئے ربوہ آتے ہیں۔ یہاں سے صدہا واقف زندگی نوجوان دنیا کے کناروں تک جا رہے ہیں تا تاریک دنیا کو منور کریں۔ دور تک اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ان کی صحتوں کو بحال کریں انہیں علوم کے زیور سے آراستہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ روز افزوں ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ ترقی کرتا رہے گا۔ پس ربوہ خود قدرت کا نشان ہے۔ اس کی سب عمارتیں، اس کے سب ادارے اور اس کے سب باشندے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ایک زبردست نشان ہیں۔ اے کاش! لوگ اس شہر میں قدرت خداوندی کے نشانوں کو کھلے دلوں اور کھلی آنکھوں سے دیکھیں تب وہ سب بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ فی الواقع مصلح موعودؓ خدا کی قدرت کا عظیم نشان ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

حضرت مصلح موعودؓ کے لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

پر مکرم سید عبدالقادر صاحب ایم اے پروفیسر تاریخ اسلامیہ کالج لاہور نے فرمایا:۔

"فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا نام نامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ تقریر نہایت عالمانہ ہے۔ مجھے بھی اسلامی تاریخ سے شد بد ہے اور میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مورخ ہیں جو حضرت عثمانؓ کے عہد کے اختلافات کی تہہ تک پہنچ سکے ہیں اور اس مہلک اور پہلی خانہ جنگی کی اصلی وجوہات کو سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے اسباب سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرائے میں ان واقعات کو بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے ایوان خلافت مدت تک متزلزل رہا۔ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد کی جس قدر اصلی اسلامی تاریخوں کا مطالعہ کیا جائے گا اسی قدر یہ مضمون سبق آموز اور قابلِ قدر ہوگا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعودؓ ــــ اور ــــ خلافت ثالثہ کا مبارک عہد

شیخ خورشید احمد

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے جو عظیم الشان دینی مہمات اللہ تعالےٰ نے شروع فرمائی تھیں وہ خلافت ثالثہ میں بھی بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہیں مصلح موعود کا نور موعود "نافلہ" کے ذریعے آج بھی دنیا کو منور کر رہا ہے اس لئے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ خلافت ثالثہ کا عہد بھی دراصل مصلح موعود ہی کے مبارک زمانہ کا ایک حصہ ہے،

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کے متعلق جو عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی اس میں اللہ تعالےٰ نے آنے والے مصلح موعود کو نور قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا

"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی
رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"

اور مصلح موعود کے ظہور کا اہم ترین مقصد یہ قرار دیا کہ

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ
کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

گویا مصلح موعود کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہ "نور" ہوگا اور اس کے نور سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہوگا ہر چند کہ پیشگوئی مصلح موعود میں بیان کردہ باون علامتوں میں سے ہر علامت مصلح موعود کے وجود باجود میں بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی اور اس طرح آپ کا اس عظیم الشان پیشگوئی کا اصل اور حقیقی مصداق ہونا ایک دنیا پر روز روشن کی طرح آشکار ہو چکا ہے تاہم یہ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ ان دونوں امور کا ایک گہرا تعلق خلافت ثالثہ کے بابرکت عہد سے بھی ہے جس کی وجہ سے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ زمانہ بھی ایک رنگ میں مصلح موعود ہی کا زمانہ ہے کیونکہ مصلح موعود کے مقاصد پورے ہو رہے ہیں اور اس کی برکات تواتر اور تسلسل کے ساتھ جاری ہیں اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے کا باعث ہو رہی ہیں ـــ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جنہیں اللہ تعالےٰ نے نور قرار دیا تھا اپنی وفات سے دس سال قبل اپنی ایک رؤیا بیان فرمائی جس میں حضور نے بتایا کہ:

"میں نے خواب دیکھی کہ میں ایک رستہ پر گزر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی۔ ... میں نے خواب میں یہ خیال کیا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا نور ہے پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا جس میں کچا چوکٹ نہیں لگا ہوا بغیر پھاٹک کے وہ کھلا ہے۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ جو شخص اس دروازہ میں کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالےٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے تو خدا تعالےٰ کا نور اس کے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جاتا ہے تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اس دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکر کھانے والا نور اس دروازہ کی طرف مڑا اور اس میں سے تیز روشنی گزر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی" (الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اس خواب میں یہ خوشخبری دی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا جو نور مصلح موعود کے ذریعے ظاہر ہوا اس کا تسلسل خدا کے فضل سے خلافت ثالثہ میں بھی جاری رہے گا۔ اس لئے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ خلافت ثالثہ کا عہد بھی ایک رنگ میں مصلح موعود ہی کا زمانہ ہے ـــ اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ مصلح موعود کی آمد کا جو اہم ترین مقصد تھا یعنی "دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" لوگوں پر ظاہر ہو یہ مقصد بھی نہ صرف مصلح موعود کے زمانہ میں بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا بلکہ اس کا تسلسل بھی اب تک جاری ہے اور ہر رنگ میں دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے بالخصوص حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ اور سفر افریقہ کے موقع پر تو اس کا خاص طور پر اظہار ہوا۔ اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے اسلام کے زندگی بخش پیغام کی اور قرآنی علوم کی اس طرح وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی کہ بلا مبالغہ کروڑوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچا اور وہ اس سے گہرے طور پر متاثر ہوئے اس موقعہ پر عیسائی اخبارات نے اور ریڈیو نے کھلے الفاظ میں یہ اعتراف کیا کہ

جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے متعدد زبانوں میں مستند تراجم شائع کر کے مغربی دنیا میں اسلامی فکر اور علوم کو سمجھنے کا بہتر شعور پیدا کیا (روزنامہ ٹامس انسٹگر زیورک سوئٹزرلینڈ)

احمدی جماعت نے اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغی جدوجہد کا حیران کن مظاہرہ کیا ہے ان کی ہمت قابل داد ہے کہ انہوں نے بہت مختصر سی مدت میں یہ کچھ کر دکھایا (ڈنمارک کا ایک اخبار)

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالےٰ) ایک دل موہ لینے والی شخصیت ہیں جن سے عرفان۔ نیکی اور رواداری کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں
(سوئٹزرلینڈ کا ایک اخبار)

حقیقت یہ ہے کہ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو حضور کے ان حد درجہ کامیاب اور بابرکت تبلیغی دوروں کے بعد یورپ اور افریقہ کے اہل علم اور سنجیدہ طبقوں کے خیالات و افکار میں اسلام کے بارہ میں ایک نمایاں تبدیلی اور تغیر محسوس ہوتا ہے جس کی لہریں دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہیں اور اس طرح دین اسلام کا شرف اہل عالم پر ظاہر ہوتا چلا جا رہا ہے ـــ جہاں تک کلام اللہ (قرآن پاک) کے مرتبہ کے اظہار کا تعلق ہے اس میں بھی نمایاں ترقی اور وسعت پیدا ہو رہی ہے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قرآن پاک کے حقائق و معارف کے اظہار کا اور دنیا کی مختلف وقیع زبانوں میں اس کے تراجم کی اشاعت کے عظیم الشان کام کا جو آغاز ہوا تھا وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے خلافت ثالثہ میں بھی نہ صرف برابر جاری ہے بلکہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے چنانچہ

(۱) حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبات اور تقاریر میں قرآن کریم کے متعدد نہایت اچھوتے اور قیمتی معارف و نکات بیان فرمائے جس کے ذریعہ موجودہ زمانہ کے معاشی سیاسی اور تمدنی مشکلات کو بہترین رنگ میں دور کیا جا سکتا ہے سفر یورپ اور سفر افریقہ کے دوران بھی حضور نے وقتاً فوقتاً قرآنی علوم پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ موجودہ زمانہ کے تمام مسائل میں قرآن پاک کس طرح بہترین رنگ میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

۲۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے بیرونی ممالک میں جو تبلیغی مشن قائم ہوئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان میں مزید وسعت پیدا ہو رہی ہے کئی مقامات پر مثلاً جاپان اور سکنڈے نیویا اور افریقہ کے بعض ممالک میں کئی نئے مشن قائم ہوئے یہ سب مشن خلافت ثالثہ کی نگرانی اور ہدایت کے تحت تقاریر۔ زبانی گفتگو اور لٹریچر شائع کر کے قرآنی علوم کو پھیلا رہے ہیں اور اس طرح کلام اللہ کا مرتبہ دنیا میں ظاہر ہو رہا ہے۔

۳۔ مرکز سلسلہ ربوہ کے مختلف اداروں کے زیر اہتمام بھی قرآن کریم اور اس کے علوم کی اشاعت کے لئے وسیع پیمانے پر لٹریچر شائع ہو رہا ہے جو نہایت خوبصورت دیدہ زیب اور ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہے چنانچہ خلافت ثالثہ کے عہد میں مندرجہ ذیل قیمتی لٹریچر شائع ہو چکا ہے

۱۔ انگریزی ترجمۃ القرآن پاکٹ سائز اعلیٰ کاغذ پر بیس ہزار
۲۔ " " بڑا سائز "
۳۔ تفسیر صغیر (از حضرت مصلح موعودؓ) " گیارہ ہزار
۴۔ تفسیر سورۃ فاتحہ (حضرت مسیح موعودؑ) " تین ہزار
۵۔ تفسیر سورۃ بقرہ (حضرت مسیح موعودؑ) " "
۶۔ تفسیر القرآن انگریزی کا خلاصہ معہ انڈیکس (۱۷۰۴ صفحات) چودہ ہزار
۷۔ ڈچ ترجمۃ القرآن دوسرا ایڈیشن پانچ ہزار
۸۔ سواحیلی زبان میں ترجمۃ القرآن (دوسرا ایڈیشن ۱۰۹۶ صفحات) "
۹۔ ڈینش زبان میں ترجمہ و تفسیر القرآن (۱۲۷۲ صفحات) دس ہزار
۱۰۔ ترجمۃ القرآن انگریزی مع دیباچہ تفسیر القرآن تین ایڈیشن
۱۱۔ اسپرانٹو زبان میں ترجمۃ القرآن (دو ایڈیشن)
۱۲۔ مفصل تفسیر القرآن انگریزی (۳۰۰۰ صفحات) دوسرا ایڈیشن

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب تیار ہیں اور زیر طبع ہیں

(۱) قرآن کریم بصورت حمائل بطرز تفسیر القرآن دس ہزار
(۲) " مترجم (ترجمہ از تفسیر صغیر) "
(۳) تفسیر سورۃ آل عمران و سورۃ نساء (فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ) ۳ ہزار
(۴) ترجمۃ القرآن مع تفسیر (لوگنڈا زبان میں) زیر طبع
(۵) ترجمہ و تفسیر القرآن (انڈونیشین زبان میں) "
(۶) ترجمۃ القرآن و تفسیر (فرنچ زبان میں) "

"یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے"

غرض سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے پیشگوئی مصلح موعود کے عین مطابق دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے جو عظیم الشان دینی مہمات شروع کی گئیں تھیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ سب کی سب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد خلافت میں بھی نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہیں بلکہ ہر لحظہ ان میں ترقی ہو رہی ہے اس لئے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مصلح موعود کے ذریعے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے جو نور دنیا پر ظاہر ہوا تھا وہ آج بھی ایک عالم کو منور کر رہا ہے اور اس کی گوناگوں برکات و افضال کا تسلسل بغیر کسی وقفہ کے آج بھی خدا کے فضل سے جاری ہے اس لئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا تحریر فرمودہ یہ ارشاد بالکل صحیح اور درست ہے کہ

"(خلافت ثالثہ کے) اس زمانہ کو بھی
محمود کا زمانہ جانیں" (الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کی شخصیت غیروں کی نظر میں

(مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی شائع فرمائی ہے اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی ولادت ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی اور پیشگوئی کے مطابق آپ جلد جلد بڑھے اور ان تمام صفات سے بدرجہ اتم حصہ پایا جن کا اس پیشگوئی میں ذکر ہے آپ کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ احسن طور پر ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا وجود خدا تعالیٰ کے دین اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ٹھہرا آپ نے اپنے مسیحی نفس سے بے شمار روحانی و جسمانی مریضوں کو شفا دی آپ نے ظاہری و باطنی دینی و دنیاوی ہر قسم کے وافر علوم سے حصہ پایا اللہ تعالیٰ کا سایہ ہمیشہ آپ کے سر پر رہا اور ہر مشکل اور ہر فتنہ اور ہر ابتلاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپکی برکت سے جماعت احمدیہ کو بھی اپنی رحمت کے سایہ میں پُر امن اور حفاظت کے ساتھ رکھا بہت سی قوموں نے آپ سے برکت حاصل کی اور زمین کے کناروں تک آپ نے شہرت پائی حتیٰ کہ اپنوں اور بیگانوں نے آپ کی خوبیوں اور صفات کا اعتراف کیا اور آپ کو دورِ حاضر کی ایک ممتاز اور بلند ترین شخصیت قرار دیا۔ انگریزی اخبار لائٹ نے آپ کے متعلق لکھا۔

"مرزا بشیر الدین صاحب موجودہ وقت کی ایک ممتاز شخصیت ہیں ہمیں پورا اتفاق ہے ان میں وہ تمام عناصر موجود ہیں جو لیڈر شپ کو مضبوط اور کامیاب بناتے ہیں یعنی غیر معمولی فراست اعلیٰ درجہ کا حسن تدبیر مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی تجاویز کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے پُرجوش عزم اور ان سب سے بڑھ کر آپ ایک قوت عمل رکھنے والی شخصیت ہیں اور یہ تمام صفات آپ کو عصرِ حاضر کی تاریخ کی نمایاں شخصیت قرار دیتی ہیں"۔

(اخبار لائٹ یکم ستمبر ۱۹۲۴ء)

۱۹۲۴ء میں جب سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ لنڈن تشریف لے گئے تو راستے میں آپ شام میں بھی کچھ دیر ٹھہرے تو وہاں کے اخبارات نے آپ کے متعلق لکھا دمشق کے ایک اخبار نے بعنوان "احمدیوں کے خلیفہ سے انٹرویو" لکھا:۔

"جمعرات کے روز دو بجے بعد دوپہر ہم سنٹرل ہوٹل میں جہاں مرزا بشیر الدین صاحب خلیفہ ثانی جماعت احمدیہ ہندوستان اترے ہوئے ہیں گئے تا ان کی زیارت کریں اور اس جماعت و مسلک قائم کرنے کی غرض و غائت معلوم کریں جب ہم وہاں پہنچے تو بہت سے اسلامی فقہ کے طالب علم اور بعض دیگر لوگ بھی جن میں مشہور عالم بھی تھے موجود تھے خلیفہ صاحب اپنی عمر کے چالیسویں سال میں ہیں منہ پر سیاہ کشادہ ڈاڑھی ہے جلال و وقار چہرہ پر نمایاں ہے دونوں آنکھیں ذکاء (ذہانت) اور غیر معمولی علم و عقل کی خبر دے رہی ہیں آپ اُن کے چہرہ کے خد و خال میں رعب کہ وہ اپنی برف کی طرح سفید پگڑی پہنے کھڑے ہوں) پر دماغی قابلیتیں دیکھیں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ آپ ایک ایسے شخص کے سامنے ہیں جو آپ کو خوب سمجھتا ہے آپ کے ہونٹوں پر تبسم کھیلتا رہتا ہے جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہو جاتا ہے اگر آپ اس کیفیت کو دیکھیں تو آپ اس تبسم کے کے نیچے جو معنے ہیں اور اس میں جو جلال ہوتا ہے۔ اس سے حیران ہو جائیں"۔

ایک اور اخبار العمران (دمشق) ۱۰ر اگست ۱۹۲۴ء میں بعنوان "ہدیٰ دمشق میں" لکھتا ہے:۔

"ابھی آپ کے دار الخلافہ میں تشریف لانے کی خبر شائع ہوئی تھی کہ بہت سے علماء اور فضلاء آپ کے ساتھ گفتگو کرنے اور آپ کی دعوت کے متعلق آپ سے مناظرہ و مباحثہ کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں پہنچ گئے اور انہوں نے آپ کو نہایت عمیق ریسرچ رکھنے والا عالم اور سب مذاہب اور ان کی تاریخ و فلسفہ کا گہرا مطالعہ رکھنے والا اور شریعت الٰہیہ کے حکمت و فلسفہ کی واقفیت رکھنے والی شخصیت پایا"۔

جب خدا کا یہ پہلوان اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو دنیا نے ان الفاظ میں آپ کو خراج عقیدت پیش کیا:۔

"جماعت احمدی (قادیانی) کے امام مرزا بشیر الدین محمود کا ۸ر نومبر کو ربوہ میں انتقال ہو گیا مہینوں کیا برسوں سے سخت بیمار چلے آتے تھے اور یہ طویل اور شدید بیماری کلمہ گو کے لئے بجائے خود گناہوں کو دھونے والی اور ان کا کفارہ کرنے والی ہے دوسرے عقیدے اُن کے جیسے بھی ہوں قرآن و علوم قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے اور ان خدمات کے طفیل میں ان کے ساتھ عام معاملہ درگزر کا فرمائے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے"۔

(اخبار صدق جدید لکھنؤ ۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
پُر شوکت و پُر جلال اشتہارات کا مجموعہ
یعنی
مجموعہ اشتہارات
جلد اوّل
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہے
ہدیہ جلد اوّل مجلد علاوہ محصولڈاک دس روپے
مکمل سیٹ تینوں جلدوں کا تیس روپے باقی دو جلدیں بھی جلد طبع ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ
آرڈر رجسٹر کروالیں۔
ملنے کا پتہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۱۸۱

PIA
پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت ویزا۔ اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ۔ اور دیگر سفر کی سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ سے بھی ہر قسم کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہیں۔
ملک عبدالحفیظ منیجر احمد برادرز جی ایجنٹ پی آئی اے ربوہ فون ۵۵

سالانہ تبلیغی تحفہ
احمدی جنتری ۶۷-۱۹۶۶ء
یاسین بکڈپو گولبازار ربوہ

تبخیر معدہ * پریشانی، خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ * ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۳
گولکچہری بازار لائلپور فون نمبر ۲۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
کے پرنٹ شدہ
خوبصورت اور دلکش
نصرت رائٹنگ پیڈ خریدیئے
ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

حضرت المصلح الموعودؓ کا قائم کردہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ کے مفید اور
کامیاب نسخے مثلاً
اٹھرا۔ زدجام عشق۔ دوائی فضل الٰہی
حب اجند۔ حب ہمزاد۔ اکسیر معدہ
حب رحیجی۔ سرمہ ممیرا خاص۔ تریاق کبیر
تریاق سل۔ حب بواسیر۔ بچوں کی چونڈی
کھانسی کا شربت۔ اور بھی بہت سی ادویات کا
مرکز۔ فہرست ادویات مفت منگوا کر خدمت کا
موقعہ دیں۔ انشاء اللہ مفید پائیں گے۔
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

لیڈیز پارچات
خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان
الفردوس کلاتھ مرچنٹ
۸۵ انارکلی لاہور کو یاد رکھیں
ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں
میں کریپ پرنٹ، کاٹن پرنٹ، ٹشو
ساٹن، بروکیڈ، شنیل، کشمیری شالیں اور سٹولز
کا تازہ سٹاک موجود ہے تشریف لا کر خدمت کا موقعہ دیں
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ انارکلی لاہور

یک روزہ چوزے، چھوٹے، لیور کی خوراک ٹیکے
ملنے کا پتہ:-
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یک روزہ پٹھیاں نوے فی صد جنس گر۔/۳ روپے سینکڑہ
۲ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ ۵۰ روپے سینکڑہ (مینیجر)

نظر و دھوپ کی عینکوں
کی
مشہور دکان
ممتاز آپٹیکل سروس
ڈاکٹر ممتاز احمد دندان و عینک ساز
کچہری بازار لائل پور

حیوانات کا مہلک
ہواشافی
اکسیر اپھارہ
کے ایک پیکٹ سے منٹوں
میں غائب غیر مفید ہو تو واپسی
قیمت کی رعایت فی پیکٹ ایک
روپیہ درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن دو
دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ۱/۵۰
بذمہ کمپنی تفصیلی لٹریچر مفت
یونیورسل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۰۶

داخلہ
اسسٹنٹ ڈینٹل سرجن A.D.S. و
دندان سازی T.D.S.
چھ ماہ کے ڈپلومہ کورس بذریعہ
خط و کتابت پاکستان ڈینٹل انسٹی ٹیوٹ
میں جاری ہیں۔ کامیاب پانچسو
سے ہزار روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں
حکومت سلسلہ تعلیم تجویز کرتی ہے
پراسپکٹس طلب کریں۔ اسسٹنٹ ٹو
ڈائریکٹر ڈینٹل سرجن عزیز احمد خان بی ڈی آنرز
بی ڈی آئی (نیویارک امریکہ) عزیز کاٹیج ۱۹۱-A گلبرگ ۲
لاہور

مذہبی کتب
اردو۔ عربی اور انگریزی
زبانوں میں خریدنے کیلئے
ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے
بہترین تحفہ
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں
(مینیجر)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
جملہ امراضِ چشم
کیلئے
اکسیر ثابت ہو چکا ہے
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت
الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بندوق
پستول۔ ریوالور۔ کارتوس
وغیرہ
ہر قسم خریدنے کے لیے
قریشی محمود الحسن اسلحہ ڈیلر
کچہری بازار سرگودھا

MINI
V.W. SPECIALISTS
MOTORS
GULBERG LAHORE

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت
جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے
نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد مرانا ڈہ جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ مدد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۶۳ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

مجھے آزمائیے
میرا نام کاجل نور بصر ہے
آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کا ضامن اور بہترین تحفہ بھی ہوں۔ فی شیشی قیمت ۵۰ پیسے

اگر خدانخواستہ
آپ کو اعصابی کمزوری اور جوڑوں میں درد اور ریح کی شکایت ہو تو حب ریحی کے استعمال سے آپ کو انشاء اللہ شفاء ہوگی ساٹھ گولی ۲ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

سرمہ خورشید
ایک عجوبہ روزگار سرمہ جو آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۷۵ پیسے

نور کاجل
آنکھوں کی صحت و صفائی
اور
خوبصورتی کیلئے
بے نظیر تحفہ
آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا علاج
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

انگزنینار گولیاں
معدہ کو طاقت دیتی نظام ہضم کی اصلاح کرتی اور دردوں کیلئے مفید ہیں۔ قیمت ۲ روپے

اکسیر معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی اپھارہ اور ہیضہ وغیرہ کے لیے بہت مفید ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ ۳/- روپیہ

شفا پائیوریا
خراب مسوڑھوں اور ہلتے دانتوں کیلئے بہت مفید منجن۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۸

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ
جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
۶/- روپے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے
زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

زود جام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۱۶/-

حب مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
قیمت خوراک ایک ماہ ۵/- روپے

قدیمی — اولین — شہرہ آفاق
حب اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس (۲۰/-) روپے

اولاد نرینہ گولیاں
مجرب دوا
فی کورس پندرہ روپے

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی ۳/- روپے

ہمارا اصول
صاف ستھرے اجزا ٭ دیانتدارانہ دواسازی
٭ عمدہ پیکنگ ٭ غریبانہ قیمت
٭ مخلصانہ مشورہ — اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

تریاق خاص
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
۵/- روپے

شہزین
خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا
۳۲ خوراک ۶/- روپے

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون۔ فی شیشی ۵/- روپیہ

معین الصحت
تلی بھس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج
۱۶ دن کی خوراک ۵/- روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا
تین روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کے لئے
فی شیشی ۱/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۴۴۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور (فون ۶۴۵۲۳) پر تشریف لائیں
ملک عبد اللطیف ستکوہی گھر فون نمبر: ۶۲۵۱۶ ٭ ملک محمد حنیف گھر فون نمبر: ۶۲۵۱۸

ہر قسم کا چمڑا کینوس کے ٹرنک سوٹ کیس
ہولڈال ٭ ہینڈ بیگ
سامان سیڈلری سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں
ایم الہی بخش حسین بخش ۱۳۱ انارکلی لاہور

جرمولین نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ، حمیدیہ دواخانہ (رجسٹرڈ) لائلپور فون ۶۴۰۶